

فتویٰ نمبر: 107

تاریخ: 20 Aug 2025

عظیم صحابی رسول ﷺ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بہت بڑے گستاخ اقبال شاہ نامی شخص کے بارے میں ڈاکٹر مفتی محمد اشرف آصف جلالی کا

تفصیلی شرعی فتویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین، سید الرسل و خاتم المعصومین و علی آلہ واصحابہ اجمعین

بندۂ ناچیز محمد اشرف آصف جلالی کو اقبال شاہ نامی شخص کی مجمع عام میں کی گئی ایک تقریر سے 9 منٹ کا ایک کلپ سینڈ کیا گیا اور اس کے بارے میں مختلف علماء حضرات کی طرف سے استفتاء کیا گیا۔ یہ تقریر اس شخص نے راولپنڈی تھانہ روات کی حدود میں اسی سال محرم الحرام 1447ھ میں کی۔ بندۂ ناچیز نے اس تقریر کا 9 منٹ کا اوریجنل کلپ اچھی طرح سنا تو بندہ اس کی گستاخیوں سے بھری گفتگو سے بہت حیران بھی ہوا اور پریشان بھی۔ اس کلپ میں کی گئی نہایت گستاخانہ گفتگو کا خلاصہ یہ ہے:

1: عظیم صحابی رسول ﷺ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اقبال شاہ نامی شخص نے بار بار معاذ اللہ لعنتی کہا۔

2: حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ کا عہد توڑنے والا کہا۔

3: حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے معاذ اللہ اس نے فسادی کا لفظ استعمال کیا۔

4: حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آیت کی غلط تشریح کے نتیجے میں معاذ اللہ جہنمی کہا۔

5: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر قرآن اور حق چھپانے کا معاذ اللہ الزام لگایا۔

6: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کی گئی صلح توڑنے کا معاذ اللہ الزام لگایا۔

7: حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلافت سپرد کیے جانے کے بعد بھی آپ رضی اللہ عنہ کی خلافت کو معاذ اللہ "بدمعاشی کی حکومت" قرار دیا۔

8: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے حامیوں کو معاذ اللہ "فسادی ٹبر" یعنی فسادی خاندان قرار دیا۔

9: جماعتِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے تقریباً نصف صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم جن میں بعض عشرہ مبشرہ بھی شامل ہیں، جو جنگ صفین میں

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے، ان سب کو معاذ اللہ فسادی اور لعنتی کہا۔

10: حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ صلح کے بارے میں اس نے معاذ اللہ نہایت نازیبا لفظ استعمال کیے۔ چنانچہ حدیث رسول ﷺ کی روشنی میں کی گئی صلح کے بارے میں تبرائی انداز اختیار کرنے سے اس نے من وجہ توہین رسالت ﷺ بھی کی اور خلافتِ اسلامیہ کی بھی توہین کی۔

11: نواسہ رسول ﷺ سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف معاذ اللہ من گھڑت اور نازیبا باتیں منسوب کیں۔ حالانکہ ان باتوں میں سے کسی کا کوئی سر پیر نہیں ہے بلکہ امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو حدیث رسول ﷺ کو سامنے رکھتے ہوئے اور خلافت اسلامیہ کے تقدس کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ سارا معاملہ طے کر رہے تھے۔

12: اپنے جھوٹے اور من گھڑت دعوے کو تفسیر قرآن قرار دیتے ہوئے اس نے اپنی گستاخانہ رائے کو حکمِ خداوندی بنانے کی کوشش کی۔

13: جس طرح خوارج کے بارے میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: إنهم انطلقوا إلى آيات نزلت في الكفار فجعلوها على المؤمنين

(صحیح بخاری، جلد:4، کتاب استتابة المرتدين، باب قتل الخوارج والملحدين الخ، صفحہ:298، دار الفکر بیروت)

کہ خوارج نے ان آیات کو جو کفار کے بارے میں نازل ہوئیں، انہیں مسلمانوں پر چسپاں کیا۔ ایسے ہی اقبال شاہ نامی شخص جو ویسے تو غلیظ قسم کا رافضی ہے کہ اس نے اپنی گفتگو میں کئی مرتبہ درود شریف پڑھا مگر ایک مرتبہ بھی " آل " کے بعد " اصحاب " کا ذکر نہیں کیا۔ لیکن یہ واردات اس نے خارجیت سے سیکھی ہے کہ جو آیات یہود اور کفار کے بارے میں نازل ہوئی تھیں اور ان میں یہود کے مختلف جرائم کا تذکرہ تھا، اس نے بغیر کسی شرعی دلیل کے بڑی بے شرمی سے وہ آیات حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر معاذ اللہ فٹ کر دیں۔ تفسیر ماثور میں اور ائمہ اہل سنت کی تفاسیر میں کہیں دور دور تک ایسی بات کا نام ونشان نہیں۔

14: اس نے جماعتِ ناجیہ اہل سنت و جماعت کو جو دیگر صحابہ و اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی طرح حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی ادب کرتے ہیں اور دفاع کرتے ہیں، ان کو لعنتی کہا۔

15: اقبال شاہ کی یہ گفتگو، اس کا اسلوب، اس کی باڈی لینگویج، اس کا فاسد استدلال اور بار بار اہل سنت کو جھنجھوڑنا اور اپنے موقف پر اہل سنت کو للکارنا، اسے کوئی سبقت لسانی کہہ کر یا بھول چوک کہہ کر بات کو ٹالنا چاہے تو اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اس کی گفتگو سے یہ واضح معلوم ہوتا ہے کہ یہ اس کا سوچا سمجھا اور کافی دیر پہلے کا گھڑا ہوا نظریہ تھا جسے اس نے اپنی رافضی سوچ سے کئی سال پانی دے کے پروان چڑھایا۔ اگرچہ نفس الامر میں اس کی یہ گفتگو نہایت ہی گستاخانہ اور مجرمانہ ہے۔

ویسے تو اس گفتگو کے اندر بہت سے ایسے موضوعات ہیں جن کا تفصیلاً رد کرنے کی ضرورت ہے۔ لیکن خصوصی طور پر اس نے جو ہزاروں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور خصوصی طور پر حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر زیادہ گستاخانہ حملے کیے ہیں، اس لحاظ سے اس موضوع کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہی فتویٰ لکھا جا رہا ہے۔

اہل سنت کے مفتیان کرام اور علماء و مشائخ سے ایک اپیل

اس سال محرم الحرام میں ایک فرقے کی طرف سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی گستاخیوں کے واقعات معاذ اللہ ہزاروں کی تعداد میں ریکارڈ کیے گئے۔ اور اب یہ مرض معاذ اللہ کچھ نام نہاد اہل سنت میں بھی سرایت کر رہا ہے۔ اس لیے آگے ذکر کی جانے والی احادیث رسول ﷺ کو پیش نظر رکھتے ہوئے تمام مفتیان کرام اور علماء و مشائخ اپنی نہایت اہم ڈیوٹی پوری کریں۔

احادیثِ رسول ﷺ

1: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِي أَصْحَابِي، اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِي أَصْحَابِي، لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللهَ، وَمَنْ آذَى اللهَ فَيُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ.

(سنن ترمذی، جلد:4، کتاب المناقب، باب فی فضل من بایع تحت الشجرۃ، حدیث:3862، صفحہ:535، دار الکتب العلمیہ بیروت)

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، میرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، میرے بعد ان کو نشانہ نہ بنانا۔ پس جو ان سے محبت کرتا ہے وہ میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کرتا ہے۔ اور جو ان سے بغض رکھتا ہے وہ میرے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھتا ہے اور جس نے ان کو اذیت پہنچائی اس نے مجھے اذیت پہنچائی، اور جس نے مجھے اذیت پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچانے کی کوشش کی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچانے کی کوشش کی، پس قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو پکڑ لے۔

2: عن جابر بن عبد اللہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: إِذَا ظَهَرَتْ أُمَّتِي الْبِدَعُ وَشُتِمَ أَصْحَابِي فَلْيُظْهِرِ الْعَالِمُ عِلْمَهُ، فَإِنَّ كَاتِمَ الْعِلْمِ يَوْمَئِذٍ كَكَاتِمِ مَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ.

(کتاب الشریعہ، باب ذکر اللعنۃ علی من سب اصحاب رسول اللہ ﷺ، حدیث نمبر:1987، صفحہ:685، دار ابن حزم)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب میری امت میں بدعقیدگی ظاہر ہو جائے اور میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالیاں دی جائیں تو عالم کو چاہیے کہ وہ اپنے علم کو ظاہر کرے۔ بے شک اس زمانے

میں علم کو چھپانے والا ایسے ہی (مجرم) ہے جیسے میرے اوپر نازل ہونے والے قرآن کو چھپانے والا (مجرم) ہے۔

3: عن جابر قال: قال رسول اللہ ﷺ: إذا لعن آخر هذه الأمة أولها فمن كتم حديثا فقد كتم ما أنزل الله.

(سنن ابن ماجہ، جلد:1، مقدمہ، باب من سئل عن علم فکتمہ، حدیث:263، صفحہ:158، دار الکتب العلمیہ بیروت)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جس وقت اس امت کے بعد والے لوگ پہلوں (صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم) پر (معاذ اللہ) لعنت کریں۔ پس جس نے اس وقت حدیث کو چھپایا تو وہ ایسے ہی ہے کہ اس نے قرآن کو چھپایا۔

4: امام ابوبکر بن خلال رحمہ اللہ تعالیٰ متوفیٰ 311ھ "کتاب السنۃ" میں لکھتے ہیں:

عن معاذ بن جبل، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا ظهرت البدع، وسب أصحابي، فعلى العالم أن يظهر علمه، فإن لم يفعل فعليه لعنة الله، والملائكة، والناس أجمعين.

(السنۃ لابی الخلال، حدیث:772، ذکر الروافض، صفحہ:400، دار الاوراق الثقافیہ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بد اعتقادیاں ظاہر ہو جائیں اور میرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو گالیاں دی جائیں تو فرض ہے عالم پر کہ اپنے علم کو ظاہر کرے۔ پس اگر (کسی وجہ سے) عالم نے (دفاعِ صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے) اپنے علم کو ظاہر نہ کیا تو پس اس عالم پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سارے لوگوں کی لعنت ہے۔

بندہ ناچیز دوبارہ تمام مقتیان کرام سے، علماء ومشائخ سے عرض گزار ہے کہ آج کا زمانہ انہیں زمانوں میں سے ایک زمانہ ہے کہ جس میں دفاعِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نہ کرنے والے علماء پر اتنی شدید وعیدیں سنائی گئی ہیں۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت قطعی ہے اور آپ کی صحابیت پر اجماع ہے۔

اکثر روایات کے مطابق آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائے جبکہ بعض روایات اس سے پہلے کی بھی ہیں۔ اور اس کے بعد آپ کو اللہ تعالیٰ نے استقامت عطا فرمائی اور رسول اللہ ﷺ کی قیادت میں جہاد میں بھی حصہ لیا۔ فتح مکہ سے پہلے اسلام قبول کرنے والے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور فتح مکہ کے بعد اسلام قبول کرنے والے اگرچہ درجے میں برابر نہیں ہیں۔ لیکن سب سے اللہ نے جنت کا وعدہ کر رکھا ہے۔

1: لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَ- اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْا- وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى- وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ۠ ۔ (سورۃ الحدید:10)

تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتحِ مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا، وہ مرتبہ میں اُن سے بڑے ہیں جنہوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا اور

ان سب سے اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

2: اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤى-اُولٰٓىٕكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ۔ (سورۃ الانبیاء:101)

بے شک وہ جن کے لیے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہو چکا وہ جہنم سے دُور رکھے گئے ہیں۔

3: رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ۔ (سورۃ التوبہ:100)

اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔

ان آیاتِ کریمہ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت کا وعدہ کیا گیا ہے، حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قطعی طور پر اس فہرست میں موجود ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی کوئی اور فضیلت اگر اپنی بدقسمتی کی وجہ سے معاذ اللہ کوئی نہیں مانتا تو شرفِ صحابیت اتنا بڑا شرف ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معمولی سی توہین بھی بندے کو تباہ و برباد کر دیتی ہے۔

خصوصی طور پر صحیح بخاری شریف میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صحابی رسول ﷺ و رضی اللہ عنہ، فقیہ اور امیر المومنین جیسے القاب سے ذکر کیا گیا ہے:

1: عن ابن ابی ملیکة، قال: "اوتر معاویة بعد العشاء برکعة وعنده مولی لابن عباس" فاتی ابن عباس، فقال: "دعه فإنه صحب رسول الله صلی الله علیه وسلم".

(صحیح بخاری، جلد:2، کتاب فضائل الصحابہ رضی اللہ عنہم، باب ذکر معاویہ، صفحہ:437، دار الفکر بیروت)

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عشاء کے بعد ایک وتر پڑھا۔ حال یہ تھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے غلام موجود تھے، وہ اس کے بعد حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور انہیں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں (اعتراض کی صورت میں) یہ بات بتائی تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: انہیں چھوڑ دیں، (یعنی ان پر اعتراض نہ کریں) کیونکہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت کا شرف پایا ہے۔

2: قیل لابن عباس: "هل لك فی امیر المؤمنین معاویة فإنه ما اوتر إلا بواحدة، قال: إنه فقیه".

(صحیح بخاری، جلد:2، کتاب فضائل الصحابہ رضی اللہ عنہم، باب ذکر معاویہ، صفحہ:437، دار الفکر بیروت)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا گیا: کیا آپ حضرت امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں کچھ کہیں گے کیونکہ وہ صرف ایک وتر پڑھتے ہیں تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: معاویہ (عام صحابی نہیں بلکہ) فقیہ ہیں۔

ترمذی شریف میں ہے:

3: عن النبی ﷺ أنه قال لمعاویة: اللهم اجعله هادیا مهدیا واهد به۔

(سنن ترمذی، جلد:4،کتاب المناقب، باب مناقب معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ، صفحہ:526، دار الکتب العلمیہ بیروت)

رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے۔آپ ﷺ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: اے اللہ! معاویہ کو ہدایت دینے والا اور ہدایت دیا گیا بنا۔ اور ان کے ذریعے سے اوروں کو ہدایت دے۔

حدیث کی کتابوں میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے فضائل کے بارے میں مستقل ابواب موجود ہیں۔ مثلاً

1: ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفیٰ 297ھ کی کتاب "سنن الترمذی" میں باب ہے: "باب مناقب معاویة ابن ابی سفیان رضی الله عنهما"

(سنن ترمذی، جلد:4،کتاب المناقب، صفحہ:526، دار الکتب العلمیہ بیروت)

2: امام احمد بن حنبل متوفیٰ 241ھ کی کتاب "فضائل الصحابه رضی الله عنهم اجمعین" میں باب ہے: "باب فضائل معاویة بن ابی سفیان رضی الله تعالیٰ عنهما"

(فضائل الصحابہ، جلد:2، صفحہ:1155، دار ابن الجوزی سعودیہ)

3: امام ابو بکر محمد بن حسین الاجری الشافعی متوفیٰ 360ھ نے "کتاب الشریعة" کے اندر صفحہ نمبر 663 پر ذکر کیا ہے: "کتاب فضائل معاویة ابن ابی سفیان رضی الله عنهما" جس میں انہوں نے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل کے بارے میں دس ابواب میں ساٹھ احادیث ذکر کیں۔

(کتاب الشریعہ، کتاب فضائل معاویہ رضی اللہ عنہما، صفحہ:663-678، دار ابن حزم بیروت)

4: مشہور محدث امام ابن الاثیر جزری متوفیٰ 606ھ نے "جامع الاصول فی حدیث الرسول ﷺ" کی کتاب "فضائل الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم" میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل کا ذکر کیا۔

(جامع الاصول فی احادیث الرسول ﷺ، جلد:9، کتاب فضائل الصحابہ، معاویۃ ابن ابی سفیان، صفحہ:87، دار الکتب العلمیہ بیروت)

4: امام جوزقانی کی کتاب الاباطیل والمناکیر والصحاح والمشاہیر میں باب ہے: "باب فی فضائل طلحه و زبیر و معاویه و عمر رضی الله تعالیٰ عنهم۔"

(کتاب الاباطیل والمناکیر والصحاح والمشاہیر، صفحہ:92، دار الفکر بیروت)

ائمہ اسلام کا حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں موقف

1: امام نووی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 676ھ شرح صحیح مسلم میں لکھتے ہیں:

أَمَّا مُعَاوِيَةُ رضی الله عنه فَهُوَ مِنَ الْعُدُولِ الْفُضَلَاءِ وَالصَّحَابَةِ النُّجَبَاءِ رضی الله عنه۔

(شرح صحیح مسلم للنووی، کتاب فضائل الصحابہ رضی اللہ عنہم، صفحہ:272، قدیمی کتب خانہ کراچی)

جہاں تک حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات ہے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے عادلین میں سے ہیں جو فضلاء ہیں اور نجباء صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے ہیں۔

2: امام شرف الدین طیبی متوفی 743ھ لکھتے ہیں:

أَمَّا مُعَاوِيَةُ رضی الله عنه فَهُوَ مِنَ الْعُدُولِ الْفُضَلَاءِ وَالصَّحَابَةِ الْخِيَارِ رضی الله عنهم

جہاں تک حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات ہے تو آپ ایسے عادلین میں سے ہیں جو فضلاء ہیں اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سردار صحابہ میں سے ہیں۔

(شرح طیبی علی مشکوٰۃ المصابیح، جلد:11، باب مناقب الصحابہ رضی اللہ عنہم، صفحہ:209، دار الکتب العلمیہ بیروت)

3: حضرت امام عبد العزیز پرہاروی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وأقول قد صرح علماء الحديث بأن معاوية رضى الله عنه من كبار الصحابة رضى الله عنه ونُجَبَاءهم ومجتهديهم ولو سلّم أنه من صغارهم فلاشك فى أنهٗ دخل فى عموم الأحاديث الصحيحة الواردة فى تشريف الصحابة رضى الله عنهم، بل قد ورد فيه بخصوصه أحاديث لقوله عليه الصلاة والسلام: "اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا وَاهْدِ بِهٖ" رواه الترمذى و قوله عليه الصلاة والسلام اللّٰهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْحِسَابَ و الْكِتَابَ وَ قِهِ الْعَذَابَ۔ رواه أحمد وما قيل: من أنه لم يثبت فى فضله حديث فمحل نظر۔" وكان السَّلَفُ يَغْضبُونَ مَن سَبَّهٗ وطَعْنَهٗ، وقيلَ لابنِ عبّاسٍ: إنَّ معاويةَ صلّى الوِترَ ركعةً واحدةً، قال: دَعْهُ فإنَّه فقيهٌ صَحِبَ رسولَ الله ﷺ كما فى صحيح البخارى. وسَبَّهٗ رجلٌ عند خليفةٍ عمرَ بنِ عبدِ العزيزِ فَجَلَدَه.

(النبراس شرح عقائد، باب فی اختلف الفقہاء فی حکم من سب الصحابہ، صفحہ:551-550، شاہ عبد الحق اکیڈمی بندیال شریف)

میں کہتا ہوں علمائے حدیث نے یہ صراحت کی ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (صرف صحابی ہی نہیں بلکہ) کبار صحابہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہم میں سے، نجباء صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے اور مجتہد صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے تھے۔اور اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ وہ صغار صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے تھے تو پھر بھی کوئی شک نہیں کہ جتنی احادیث صحیحہ بھی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے شرف صحابیت کے بارے میں وارد ہوئی ہیں، ان کے عموم میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی داخل ہیں۔بلکہ انفرادی طور پر کچھ احادیث آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل میں وارد ہوئی ہیں جس طرح کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان: اے اللہ! معاویہ کو ہدایت دینے والا اور ہدایت دیا گیا بنا۔اور ان کے ذریعے سے اوروں کو ہدایت دے۔اس کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔اور رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث بھی ہے: اے اللہ! معاویہ کو حساب اور کتاب کا علم عطا فرما اور انہیں عذاب سے محفوظ فرما۔اس حدیث کو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔اور جو کچھ لوگوں کی طرف سے کہا گیا ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل میں کوئی حدیث ثابت نہیں تو یہ بات محل نظر ہے۔جو شخص حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معاذ اللہ گالی دیتا تھا، یا آپ پر طعن کرتا تھا، اسلاف اس سے عداوت رکھتے تھے۔حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وتر ایک رکعت پڑھے تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اعتراض نہ کرو کیونکہ وہ فقیہ ہیں اور صحابی رسول ﷺ ہیں۔ایک شخص نے خلیفہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گالی دی تو انہوں نے اس کو کوڑے مارے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معاملہ بہت ہی حساس ہے

آج یہ بھی ایک فتنہ ہے کہ کچھ لوگ سوئے اعتقاد کی وجہ سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت کو متنازع بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔اور روافض کے زہریلے پروپیگنڈے کی وجہ سے کچھ لوگ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تنقید کرنے کو معمولی بات تصور کرتے ہیں۔حالانکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا صحابی ہونا قطعی اور اجماعی ہے۔اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: اذا ذکر اصحابی فامسکوا۔ (المعجم الکبیر، جلد:2، حدیث:1427، صفحہ:96، دار احیاء التراث العربی) جب میرے کسی صحابی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا جائے تو زبانوں کو سنبھال لو۔(یعنی فضائل تو بیان کرو مگر جو بات تنقید کے زمرے میں آتی ہے اس سے فوراً زبان کو روک لو)۔کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں تنقید کرنا تو حرام ہے لیکن حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معاملہ اتنا اہم نہیں ہے۔یہ لوگ بھی شدید غلطی پر ہیں۔اس بارے میں حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ بڑا اہم ہے۔

" سئل أبو عبد الرحمن النسائی عن معاویة بن أبی سفیان، صاحب رسول اللہ ﷺ، فقال: إنما الإسلام کدار لها باب، فباب الإسلام الصحابة، فمن آذى الصحابة، إنما أراد الإسلام، کمن نقر الباب، إنما یرید دخول الباب. قال: فمن أراد معاویة فإنما أراد الصحابة "

(تہذیب الکمال فی اسماء الرجال، جلد:1، باب الالف: من اسمہ احمد، صفحہ:158، دار الفکر بیروت)

امام ابوعبد الرحمٰن نسائی رحمۃ اللہ علیہ سے صحابی رسول حضرت سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں سوال کیا گیا۔ تو انہوں نے (جواب میں) فرمایا: اسلام کی مثال ایک قلعہ کی ہے جس کا ایک دروازہ ہو۔ اسلام کا دروازہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔ جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر طعن و تشنیع کرتا ہے، سوائے اس کے نہیں کہ وہ اصل میں اسلام پر حملے کا ارادہ کرتا ہے۔ جیسے کوئی شخص دروازے کو توڑ رہا ہو تو اس کا مقصد صرف دروازہ توڑنا نہیں ہوتا بلکہ دروازے سے اندر قلعہ میں داخل ہونا ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا: جس ہستی پر حملہ کرنے سے قلعے کے دروازے یعنی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر حملہ ہوتا ہے وہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

گویا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام کے قلعے کے دروازے سے بھی آگے ایک کردار کا نام ہے جو دروازے کو توڑنے والوں کے لیے رکاوٹ کا کردار ادا کرتا ہے۔ یعنی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سارے صحابہ رضی اللہ عنہم کی دفاعی لائن ہیں اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سارے اسلام کے دفاع کا کردار ادا کرتے ہیں جو شخص حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر طعن کرتا ہے تو اس کا مقصد جماعتِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر (بشمول حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے) طعن کرنا ہے۔ (اور جو صحابہ رضی اللہ عنہم پہ طعن کرتا ہے وہ پورے اسلام کو معاذ اللہ مٹانے کی کوشش کرتا ہے۔)

اس سے پتا چلتا ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں جو شخص زبان درازی شروع کرتا ہے اور یہ سمجھ رہا ہوتا ہے کہ وہ کون سا خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں ان کا معاملہ عام سا ہے۔ لیکن یہ سوچ اتنی خطرناک ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف بک بک کرنے والا ایک دن معاذ اللہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت وشان پر بھی بکواس کرنا شروع کر دیتا ہے اور پھر آگے پورے اسلام کے خلاف زبانِ طعن دراز کر بیٹھتا ہے اور جہنمی بن جاتا ہے۔ چنانچہ ہلاکت کی بنیاد حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف زبان درازی سے ہوئی تو تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اور پورے دین کی گستاخی سے بچنے کے لیے ضروری قرار پایا کہ معاذ اللہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہرگز ہلکی سی گستاخی بھی نہ کی جائے۔

اسی سلسلہ میں مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

شتم او را در رنگ شتم ابی بکر و عمر و عثمان رَضِیَ اللہُ عَنہُم ساختہ است۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد: 1، حصہ چہارم: در المعرفت، مکتوب نمبر: 251، صفحہ: 59، مکتبہ احمدیہ مجددیہ کوئٹہ)

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گالی دینا معاذ اللہ حضرت سیدنا صدیق اکبر، حضرت سیدنا فاروق اعظم اور حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو گالی دینا قرار دیا ہے۔

کچھ لوگ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر معاذ اللہ اس لیے طعن کرتے ہیں کہ وہ سیدنا علی المرتضیٰ مشکل کشاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابلے میں جنگ پر کیوں نکلے؟ جبکہ یہ اجتہادی طور پر تھا، عنادی طور پر نہیں تھا۔ ایسے لوگوں کے بارے میں حضرت مجدد الف ثانی کا فتویٰ بھی

ملاحظہ کیجئے۔اور یہ تنقید بھی اقبال شاہ نامی گستاخ نے اپنے گستاخانہ کلپ میں کی ہے۔

پس معاویہ مستحقِ ذم و نکوهش نباشد۔ اے برادر! معاویہ تنہاء دریں معاملہ نیست بلکہ نصفے از اصحابِ کرام کم و بیش دریں معاملہ با وے شریک اند۔ پس محاربانِ امیر اگر کَفَرہ یا فَسَقہ باشند اعتماد از شطرِ دین میخیزد کہ از راہِ تبلیغِ ایشاں بما رسیدہ است و تجویز نکند ایں معنی را مگر زندیقی کہ مقصودش ابطالِ دین است۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد:1، حصہ چہارم: در المعرفت، مکتوب نمبر:251، صفحہ:59، مکتبہ احمدیہ مجددیہ کوئٹہ)

پس حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مذمت کے مستحق نہیں ہیں۔اے بھائی! جنگ صفین میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تنہا اس معاملہ میں نہیں تھے بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کم وبیش نصف صحابہ رضی اللہ عنہم اس معاملہ میں ان کے ساتھ شریک تھے۔پس حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابلہ میں جنگ کے لیے نکلنے والے اگر (معاذ اللہ) کافر یا فاسق ہوں تو آدھے دین سے اعتماد اٹھ جائے گا جو ان نصف صحابہ رضی اللہ عنہم کی تبلیغ سے ہم تک پہنچا ہے۔اور اس بات کو جائز قرار نہیں دے سکتا کہ نصف دین سے اعتماد اٹھ جائے مگر وہی شخص جو زندیق ہے جس کا مقصد دین کو باطل کرنا ہے۔

اقبال شاہ نے سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلافت سے دستبردار ہونے کو اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلافت سپرد کرنے کو جس تبرائی انداز میں اور تحقیر آمیز لہجے میں بیان کیا ہے یہ اتنی خطرناک بات ہے کہ توہین رسالت ﷺ اور توہین خداوندی جل جلالہ تک جا پہنچتی ہے۔اس سلسلہ میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:

وبہ ظَهَرَ أنَّ الطَّعنَ على الأميرِ معاويةَ رضيَ اللهُ تعالى عنه طَعنٌ على الإمامِ المُجتَبىٰ، بل على جَدِّہ الكريم ﷺ، بل على رَبِّہ عزَّ وجلَّ فإن تفويض أزِمّة المسلمين بيد من هو كذا و كذا بزعم الطاعنين خيانة للإسلام والمسلمين وقد ارتكبها معاذ الله الإمام المجتبى وارتضاها رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم، "وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ يُّوْحٰى" فاحفظه، فإنه ينفع من أراد الله هداه.

(المعتقد المنتقد مع المستند المعتمد، الباب الرابع فی الامامۃ، صفحہ:242، دار العرفان سبزہ زار لاہور)

حدیث "فئتين عظيمتين من المسلمين" سے ثابت ہوا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر طعن کرنا حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر طعن کرنا ہے بلکہ حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جد کریم حضرت محمد مصطفی ﷺ پر طعن کرنا ہے۔بلکہ آپ ﷺ کے رب جل جلالہ پر طعن کرنا ہے کیونکہ ایسی ہستی کو مسلمانوں کے امور کے اختیارات سونپنا جو اعتراض کرنے والوں کے بقول ان میں فلاں فلاں خامی تھی، تو یہ خلافت کی سپردگی اسلام اور مسلمانوں سے معاذ اللہ خیانت قرار پائے گی۔حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہستی کے بارے میں جس طرح طعن کرنے والے گمان کر رہے ہیں، حالانکہ یہ کام سرانجام (جس کو مخالفین معاذ اللہ معیوب سمجھ رہے ہیں) حضرت امام

حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا ہے، اور رسول اللہ ﷺ نے اسے پسند فرمایا ہے۔ اور آپ ﷺ کی ہستی وہ ہستی ہے کہ" اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے" اسے اچھی طرح یاد کرلو کیونکہ اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت دینا چاہے یہ بات اسے بہت فائدہ دینے والی ہے۔

نیز اسی مضمون کو بیان کرتے ہوئے فتاویٰ رضویہ شریف میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:

ہمارے شہزادہ اکبر حضرت سبط (اکبر، حسن) مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حسبِ بشارت اپنے جدِّ امجد سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد اختتامِ مدت (خلافت راشدہ کہ منہاج نبوت پر تیس سال رہی اور سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چھ ماہ مدتِ خلافت پر ختم ہوئی) عین معرکہ جنگ میں ایک فوج جرار کی ہمراہی کے باوجود) ہتھیار رکھ دیے (بالقصد والا ختیار) اور ملک (اور امور مسلمین کا انتظام وانصرام) امیر معاویہ کو سپرد کردیا (اور ان کے ہاتھ پر بیعت اطاعت فرمالی) اگر امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ العیاذ باللہ کافر یا فاسق تھے یا ظالم جائر تھے یا غاصب جابر تھے۔ (ظلم وجور پر کمربستہ) تو الزام امام حسن پر آتا ہے کہ انہوں نے کاروبار مسلمین وانتظام شرع ودین باختیارِ خود (بلا جبر واکراہ بلا ضرورت شرعیہ، باوجود مقدرت) ایسے شخص کو تفویض فرمادیا (اور اس کی تحویل میں دے دیا) اور خیر خواہی اسلام کو معاذ اللہ کام نہ فرمایا (اس سے ہاتھ اٹھالیا) اگر مدت خلافت ختم ہوچکی تھی اور آپ (خود) بادشاہت منظور نہیں فرماتے تھے) تو صحابہ حجاز میں کوئی اور قابلیت نظم ونسق دین نہ رکھتا تھا جو انہیں کو اختیار کیا۔ اور انہیں کے ہاتھ پر بیعتِ اطاعت کرلی) حاش للہ بلکہ یہ بات خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچتی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی پیش گوئی میں ان کے اس فعل کو پسند فرمایا اور ان کی سیادت کا نتیجہ ٹھہرایا کما فی صحیح البخاری (جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے) صادق ومصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت فرمایا: ان ابنی هذا سيد لعل الله ان يصلح به بين فئتين عظمتين من المسلمين۔ "(میرا یہ بیٹا سید ہے، سیادت کا علمبردار) میں امید کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل اس کے باعث دو بڑے گروہ اسلام میں صلح کرادے۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد: 30، رسالہ: اعتقاد الاحباب فی الجمیل والمصطفی ﷺ والآل والاصحاب، عقیدہ سابعہ، صفحہ: 378، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی گستاخی کرنے کے جرم کا جرمِ عظیم ہے

1: امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری متوفیٰ 405ھ فرماتے ہیں:

عن عويم بن ساعدة، رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال: "إن الله تبارك وتعالى اختارني واختار لي أصحابا، فجعل لي منهم وزراء وأنصارا وأصهارا، فمن سبهم فعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين، لا يقبل منه يوم القيامة صرف ولا عدل۔"

(المستدرک للحاکم، جلد:4،کتاب معرفۃ الصحابہ، باب ذکر عویم بن ساعدہ، حدیث:6715،صفحہ:833،دارالمعرفہ بیروت)

حضرت عویم بن ساعدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے پسند کیا اور میرے لیے سارے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو پسند کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے میرے لیے ان صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے وزراء بنائے اور انصار بنائے اور سسر اور داماد بنائے۔ پس جو شخص صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو گالی دے، اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور ملائکہ کی لعنت اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اس سے قیامت کے دن کوئی نفل اور فرض عبادت قبول نہیں کی جائے گی۔

2: عن عائشة عن النبی ﷺ من سب أصحابه فعليه لعنة الله.

(الکبائر للذہبی، الکبیرۃ السبعون: سب احد من الصحابۃ، صفحہ:280، مکتبۃ الصفاء قاہرہ)

(الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر، جلد:2، باب المیم، حدیث:8735، صفحہ:529، دارالکتب العلمیہ بیروت)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی ہیں: جس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو گالی دی، اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

3: عن أبي سعيد الخدري قال: قال رسول الله ﷺ: من سب أحدا من أصحابي فعليه لعنة الله.

(المعجم الاوسط، جلد:1 من اسمہ احمد، حدیث:1864، صفحہ:501، دارالفکر بیروت)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو گالی دی اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کسی کی توہین کرنا کتنا بڑا جرم ہے اس کا کچھ اندازہ ائمہ اسلام کے ان اقوال سے لگایا جاسکتا ہے۔

1: حضرت امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

و كيف يجوز الطعن فی حملة ديننا وفيمن لم يأتنا خبر عن نبينا إلا بواسطتهم فمن طعن فی الصحابة فقد طعن فی نفس دينه فيجب سد الباب جملة واحدة لا سيما الخوض فی أمر معاوية وعمرو بن العاص وأضرابهما.

(الیواقیت والجواہر، جلد:2، المبحث الرابع فی بیان وجوب الکف عما شجر بین الصحابۃ، صفحہ:323، دارصادر بیروت)

اور کس طرح جائز ہے ہمارے دین کے حاملین یعنی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر طعن کرنا اور ان ہستیوں پر طعن کرنا کہ ہمارے نبی علیہ السلام کی کوئی حدیث بھی ہم تک نہیں پہنچی مگر ان صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی وساطت سے، پس جس شخص نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے

بارے میں طعن کیا، اس نے خود دین اسلام پر طعن کیا۔ پس واجب ہے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارے میں طعن کے دروازے کو مکمل طور پر بند کرنا، خصوصی طور پر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کی مثل دیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارے میں کسی عیب کے کھوج لگانے کا دروازہ بند کرنا۔

2: امام ابو بکر احمد بن علی المعروف خطیب بغدادی لکھتے ہیں کہ امام ابو زرعہ رازی نے کہا:

"إذا رأيت الرجل ينتقص أحداً من أصحاب رسول الله ﷺ فاعلم أنه زنديق وذلك أن الرسول ﷺ عندنا حق والقرآن حق، وإنما أدى إلينا هذا القرآن والسنن أصحاب رسول الله ﷺ وإنما يريدون أن يجرحوا شهودنا، ليبطلوا الكتاب والسنة، والجرح بهم أولى، وهم زنادقة۔"

(الکفایۃ فی معرفۃ الاصول، جلد: 1، باب ما جاء فی تعدیل اللہ و رسولہ ﷺ للصحابۃ وانہ لا یحتاج للسؤال، صفحہ: 188، مکتبہ ابن عباس مصر)

جب تم یہ دیکھو کہ کوئی شخص اصحابِ رسول اللہ ﷺ میں سے کسی ایک کے بھی نقص بیان کر رہا ہے تو جان لو! کہ وہ زندیق ہے۔ اور یہ اس لیے ہے کہ بے شک ہمارے نزدیک یقیناً رسول اللہ ﷺ حق ہیں اور قرآن حق ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ہماری طرف یہ قرآن مجید اور سنت رسول ﷺ صرف اور صرف اصحابِ رسول اللہ ﷺ نے پہنچائی ہیں۔ جو لوگ اصحابِ رسول ﷺ کے خلاف زبان درازی کرتے ہیں سوائے اس کے نہیں کہ وہ کتاب اور سنت کو معاذ اللہ باطل کرنے کے لیے ہمارے عظیم گواہوں پر جرح کرنا چاہتے ہیں۔ ایسے نابکار لوگ خود بہت زیادہ مجروح ہیں اور یہ زندیق ہیں۔

3: ایسے ہی امام محمود آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 1270ھ نے "ألاجوبة العراقية على الاسئلة اللاهورية" مطبوعہ دار ابن قیم کے صفحہ 70 پر امام ابو زرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مذکورہ قول نقل کیا ہے۔

4: حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے گستاخی کے جرم کو نہایت گھناؤنا قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

قال مالك رضى الله عنه: "إنما هؤلاء أقوام أرادوا القدح فى النبى ﷺ فلم يمكنهم ذلك، فقدحوا فى أصحابه حتى يقال: رجل سوء، ولو كان رجلاً صالحًا لكان أصحابه صالحين".

(الصارم المسلول لابن تیمیہ، حکم من سب الصحابۃ او احد ہم، صفحہ: 553، دار الکتب العربی بیروت)

سوائے اس کے نہیں کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی گستاخی کرنے والوں نے اصل میں تو رسول اللہ ﷺ پر طعن کرنے کا معاذ اللہ ارادہ کیا لیکن ان کو یہ حملہ کرنے کی ہمت نہ ہو سکی۔ تو پھر انہوں نے اپنا مذموم مقصد پورا کرنے کے لیے معاذ اللہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی توہین کی۔ ان کی یہ غرض تھی کہ کہا جائے کہ معاذ اللہ، رسول اللہ ﷺ کو "رجل سوء" کہا جائے تاکہ لوگ یہ کہیں کہ اگر رسول اللہ ﷺ نیک

ہوتے تو آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی نیک ہوتے۔

یہاں سے واضح پتا چل رہا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر تنقید کرنے والوں کا اصل نشانہ معاذ اللہ رسولِ اکرم ﷺ کی ذات گرامی ہے۔

5: حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی فرماتے ہیں:

قرآن و احادیث به تبلیغِ اصحابِ کرام بما رسیده ست چون اصحاب مطعون باشند دینے که از راهِ ایشان بما رسیده ست نیز مطعون خواهد بود نعوذ بالله سبحانه من ذلك۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد:2، حصہ ششم: نور الخلائق، صفحہ:82، مکتبہ احمدیہ مجددیہ کوئٹہ)

قرآن اور احادیث ہمارے پاس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تبلیغ سے پہنچے ہیں جب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم معاذ اللہ مطعون ہوں گے تو وہ دین کہ جو ان کے ذریعے سے ہمارے پاس پہنچا ہے، وہ دین بھی معاذ اللہ مطعون ہو جائے گا۔

6: امام حافظ شمس الدین ذہبی متوفی 748ھ فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر طعن کرنے والا مسلمان نہیں رہ سکتا۔

فمن طعن فيهم أو سبهم فقد خرج من الدين ومرق من ملة المسلمين، لأن الطعن لا يكون إلا من اعتقاد مساويهم وإضمار الحقد فيهم وإنكار ما ذكره الله تعالى في كتابه من ثنائه عليهم وما لرسول الله ﷺ من ثنائه عليهم وبيان فضائلهم ومناقبهم وحبهم، ولأنهم أرضى الوسائل من المأثور والوسائط من المنقول، والطعن في الوسائط طعن في الأصل، والازدراء بالنقل ازدراء بالمنقول، هذا ظاهر لمن تدبره، وسلم من النفاق ومن الزندقة والإلحاد في عقيدته.

(الکبائر للذہبی، الکبیرۃ السبعون: سب احد من الصحابۃ، صفحہ:282، مکتبۃ الصفاء قاہرہ)

پس جس نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارے میں طعن کیا یا ان کو گالی دی تو وہ دین سے نکل گیا اور ملت مسلمین سے خارج ہو گیا۔ کیونکہ کوئی بندہ ان میں سے کسی پر طعن نہیں کرے گا مگر اس صورت میں کہ وہ ان کے بارے میں ان کی معاذ اللہ (1) برائی کا اعتقاد رکھتا ہے، اور (2) ان کے بارے میں اپنے دل میں کینہ چھپائے ہوئے ہے اور (3) اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جو ان کا ذکر کیا ہے اور ان کی تعریف کی ہے، یہ بندہ اس کا انکار کر رہا ہے۔ (4) اور رسول اللہ ﷺ نے جو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تعریف کی ہے اور ان کے فضائل و مناقب کو بیان کیا ہے اور ان کی محبت کا حکم دیا ہے، یہ بندہ اس کا انکار کر رہا ہے۔ ان چار وجوہ کی بنیاد پر جو شخص بھی صحابہ رضی اللہ عنہم پر طعن کرنے والا ہے وہ دین سے نکل گیا کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ماثور یعنی قرآن و سنت ہم تک پہنچنے کا سب سے بہترین وسیلہ ہیں اور منقول کے ہم تک پہنچنے کا سب سے عمدہ واسطہ ہیں۔ پس وسائط پر طعن کرنا اصل پر طعن کرنا ہے اور نقل میں شک کرنا منقول میں شک کرنا ہے۔ یہ بات

اس شخص کے لیے بالکل ظاہر اور بدیع ہے جو اس میں تدبر کرے، اس شرط کے ساتھ کہ وہ اپنے عقیدے میں منافقت، زندیقیت اور الحاد سے محفوظ ہو۔

7: حسن بن علی بربہاری کہتے ہیں:

مَن تَناوَلَ أَحَدًا مِن أصحابِ رسولِ الله ﷺ فاعلَمْ أنَّه إنَّما أرادَ محمَّدًا، وقد آذاهُ في القَبر.

(شرح السنۃ للبربہاری، صفحہ:45)

جس شخص نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کسی کی بھی توہین کی تو جان لو کہ اس نے حضرت محمد مصطفی ﷺ کی ذات گرامی پر حملہ کیا اور آپ ﷺ کو آپ کے روضہ اقدس میں اذیت پہنچائی۔

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت

1: حضرت سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلافتِ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

وأما خلافة معاوية بن أبي سفيان فثابتة صحيحة بعد موت علي عليه السلام وبعد خلع الحسن بن علي رضي الله عنهما نفسه عن الخلافة وتسليمها إلى معاوية لرأي رآه الحسن ومصلحة عامة تحققت له، وهي حقن دماء المسلمين وتحقيق لقول النبي ﷺ في الحسن رضي الله عنه "إن ابني هذا سيد يصلح الله تعالى به بين فئتين عظيمتين من المسلمين" فوجب إمامته بعقد الحسن له فسمّي عامه عام الجماعة لارتفاع الخلاف بين الجميع، واتباع الكل لمعاوية رضي الله عنه لأنه لم يكن هناك منازع ثالث في الخلافة، وخلافته مذكورة في قول النبي ﷺ۔

(اصول الدین، خلافہ معاویہ رضی اللہ عنہ، صفحہ:272-271، مرکز جیلانی للبحوث استنبول)

جہاں تک کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خلافت کی بات ہے تو وہ ثابت ہے اور صحیح ہے۔ خلافت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ثابت اور صحیح ہونا تین امور کے بعد ہے۔ (1)۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ وعلیہ السلام کے وصال کے بعد (2)۔ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے خلافت سے دستبردار ہونے کے بعد اور (3)۔ حضرت سیدنا حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کے خلافت کو حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد کرنے کے بعد، ایک رائے کی بنیاد پر جو حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قائم کی اور ایک مصلحت عامہ جو حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے ثابت ہوئی۔ اور اس مصلحت میں دو چیزیں تھیں۔ (1) مسلمانوں کے خونوں کا محفوظ ہونا۔ (2) سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کے بارے میں جو فرمان رسول ﷺ تھا، وہ واقع میں پایا جاسکے۔ وہ فرمان یہ حدیث شریف ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"میرا یہ سردار بیٹا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے دو عظیم جماعتوں کے درمیان صلح کروائے گا۔" تو حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حمایت کر دی تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت ثابت ہوگئی۔اس لیے اس سال کو جماعت کا سال کہا گیا کیونکہ ساری امت سے اختلاف اٹھ گیا اور سب نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اتباع کی کیونکہ حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی تیسرا خلافت کا دعویدار نہیں تھا اور حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلافت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر چکے تھے اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی اس خلافت کا ذکر فرمان نبی ﷺ میں موجود ہے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ یا دیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی گستاخی کرنے والے کی سزا

احادیث رسول اللہ ﷺ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی گستاخی کی سزا کا ذکر موجود ہے۔

1: عن علي بن أبي طالب رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: من سب نبيا قُتِل، ومن سب أصحابه جُلِد.

(الصارم المسلول علی شاتم الرسول ﷺ، باب ذکر الاحادیث الدالۃ علی کفر شاتم الرسول، حدیث الرابع، صفحہ: 126، دار الکتب العربی بیروت)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔آپ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی نبی علیہ السلام کو گالی دی اسے قتل کیا جائے گا۔اور جس نے رسول اللہ ﷺ کے کسی صحابی رضی اللہ عنہ کو گالی دی اسے کوڑے مارے جائیں گے۔

2: امام شمس الدین ذہبی متوفی 748ھ نے اپنی کتاب الکبائر میں صفحہ 280 پر لکھا ہے:

الكبيرة السبعون: سب احد من الصحابة رضوان الله عليهم اجمعين

(الکبائر للذہبی، الکبیرۃ السبعون: سب احد من الصحابۃ، صفحہ: 280، مکتبۃ الصفاء قاہرہ)

سترواں کبیرہ گناہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین میں سے کسی ایک کو بھی گالی دینا۔

اسی کے ساتھ امام ذہبی نے یہ حدیث لکھی ہے کہ

من سب اصحابي فعليه لعنة الله۔

جس نے میرے اصحاب میں سے کسی کو گالی دی تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

(الکبائر للذہبی، الکبیرۃ السبعون: سب احد من الصحابۃ، صفحہ: 280، مکتبۃ الصفاء قاہرہ)

3: حضرت امام قاضی عیاض بن موسیٰ مالکی متوفی 544ھ اپنی مشہورِ زمانہ کتاب شفاء شریف میں فرماتے ہیں:

قال مالك رحمه الله تعالى من شتم النبي ﷺ قتل ومن شتم أصحابه أدب، وقال أيضا من شتم أحدا من

أصحاب النبی ﷺ أبا بکر أو عمر أو عثمان أو معاویة أو عمرو بن العاص فإن قال کانوا علی ضلال و کفر قتل، وإن شتم بغیر هذا من مشاتمة الناس نکل نکالا شدیدا.

(کتاب الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ، جلد:2، باب الثالث: فی حکم من سب اللہ الخ فصل العاشر: الحکم فی سب آل بیت النبی ﷺ الخ، صفحہ:599، دار الفکر بیروت)

جس شخص نے رسول اللہ ﷺ کو معاذ اللہ گالی دی، اسے قتل کیا جائے گا۔ اور جس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو معاذ اللہ گالی دی اس کو کوڑے مارے جائیں گے۔ اور یہ بھی کہا کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کے کسی صحابی کو معاذ اللہ گالی دی، خواہ وہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہوں، یا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہوں، یا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہوں، یا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں، یا حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ہوں، اگر اس گالی دینے والے نے یوں گالی دی کہ یہ اصحاب رضی اللہ عنہم معاذ اللہ گمراہی پر تھے یا کفر پر تھے تو پھر گالی دینے والے کو قتل کیا جائے گا۔ اور اگر اس نے ضلال اور کفر کے علاوہ گالی دی جس طرح عام لوگ آپس میں ایک دوسرے کو گالی دیتے ہیں تو پھر اسے شدید سزا سے نشانِ عبرت بنایا جائے گا۔

4: جو شخص کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معاذ اللہ گمراہ یا کافر کہے، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی سزا قتل کیوں قرار دی ہے، اس کی وجہ شفاء شریف کی شرح کے اندر امام شہاب الدین خفاجی متوفیٰ 1069ھ لکھتے ہیں:

فإن فیه تکذیبا لرسول الله ﷺ ولجمیع الأمة.

(نسیم الریاض، جلد:6، صفحہ:433، دار الکتب العلمیہ بیروت)

کیونکہ کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گمراہی پر یا کفر پر کہنے سے اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اور ساری امت کو جھٹلانا لازم آتا ہے۔

5: حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے اس فتویٰ جس میں انہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گمراہ کہنے والے کی سزا قتل بیان کی ہے، کی وجہ بیان کرتے ہوئے کہا:

لتکذیبه القرآن فیما أثنی الله علیهم لقوله تعالی "رضی الله عنهم"، وحدیث: :"أصحابی کالنجوم بأیهم اقتدیتم اهتدیتم"، وحدیث: "لو أنفق أحدکم مثل أحد ذهبا ما بلغ مد أحدهم ولا نصیفه".

(شرح ملا علی قاری علی شرح الشفاء، جلد2، الباب الثالث: فی حکم من سب اللہ الخ فصل: فی حکم من سب اللہ تعالی وملائکتہ الخ، صفحہ:552، دار الکتب العلمیہ بیروت)

ایسے گستاخ کی قتل کی سزا اس لیے ہے کہ اس نے معاذ اللہ قرآن کو جھٹلایا ہے جو قرآن میں اللہ تعالیٰ نے اس فرمان میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی

تعریف کی ہے: رضی اللہ عنهم، (اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا) ایسے ہی اس شخص نے اس حدیث: أصحابي كالنجوم بأيهم اقتديتم اهتديتم (میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں، ان میں سے تم جس کی بھی اقتداء کروگے ہدایت پاؤگے) اور حدیث شریف لو أنفق أحدكم مثل أحد ذهبا ما بلغ مد أحدهم ولا نصيفه (اگر تم (غیر صحابہ) میں سے کوئی احد پہاڑ جتنا سونا اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو وہ صحابہ میں سے کسی ایک کے اللہ کی راہ میں ایک مد (چوتھائی صاع) خرچ کرنے تک یا نصف مد خرچ کرنے تک نہیں پہنچتا) کو جھٹلایا ہے۔

6: امام عبد العزیز پرہاروی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گستاخ کی سزا بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وسَبَّهُ رجلٌ عند خليفةٍ عمرَ بنِ عبدِ العزيزِ فجَلَدَه.

(النبراس شرح عقائد، باب فی اختلف الفقہاء فی حکم من سب الصحابہ، صفحہ: 551-550، شاہ عبد الحق اکیڈمی بندیال شریف)

7: حضرت قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے جس فتویٰ کا ذکر کیا ہے، اسی کو مکتوبات شریف میں حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی بھی نقل فرماتے ہیں:

امام مالک کہ از تابعین است و معاصر او و اعلم علماءِ مدینہ، شاتم معاویہ و عمرو بن العاص را بقتل حکم کردہ است۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد: 1، حصہ چہارم: در المعرفت، مکتوب نمبر: 251، صفحہ: 59، مکتبہ احمدیہ مجددیہ کوئٹہ)

امام مالک جو کہ تابعین میں سے ہیں اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر ہیں اور علماء مدینہ میں سب سے زیادہ عالم ہیں، آپ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معاذ اللہ گالی دینے والے شخص کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے۔

8: امام تقی الدین سبکی گستاخ صحابہ رضی اللہ عنہم کی سزا کے بارے میں لکھتے ہیں:

أمّا سائرُ الصَّحابةِ: فمَن سَبَّهُم جلد باتِّفاقِ العُلماء.

(السیف المسلول علی من سب الرسول ﷺ، الباب الثالث، الفصل الاول فی المسلمین، فی سب سائر الصحابہ رضی اللہ عنہم، صفحہ: 420، دار الفتح عمان)

جہاں تک تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا معاملہ ہے تو جس نے ان میں سے کسی کو گالی دی تو تمام علماء کا اتفاق ہے کہ اس کو کوڑے مارے جائیں۔

9: ایسے ہی امام ہاشم ٹھٹھوی نے بھی ذکر کیا ہے۔ ملاحظہ ہو:

(السیف الجلی علی ساب النبی ﷺ، باب فی حکم من سب سائر الانبیاء والملائکۃ، فصل: اما سائر الصحابہ، صفحہ:220، دار الضیاء کویت)

10: امام تقی الدین سبکی متوفی 796ھ کہتے ہیں:

ولا يجوزُ للسُّلطانِ أن يَعفوَ عن أحدٍ وقع في أحدٍ من الصَّحابةِ، بل يُعاقِبُه ويَستَتيبُه، فإن تابَ قُبِل منه، وإن لم يَتُب أَعادَ عليه العُقوبةَ وخَلَّد عليه الحَبسَ حتّى يموتَ أو يَرجِع.

(السیف المسلول علی من سب الرسول ﷺ، صفحہ:422، باب فی سب سائر الصحابہ رضی اللہ عنہم، دار الفتح للنشر اردن)

بادشاہ کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی ایسے شخص کو معاف کرے جس نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک کی بھی توہین کی ہو بلکہ وہ اسے سزا دے اور اسے سزا دے کے توبہ کروائے۔ اگر وہ گستاخ ان گستاخیوں سے توبہ کر لے تو یہ اسے اس سے قبول کر لے۔ اور اگر وہ توبہ نہ کرے تو بادشاہ اسے دوبارہ سزا دے اور اسے دائمی طور پر قید میں ڈالے یہاں تک کہ یا تو وہ مر جائے یا رجوع کر لے۔

نوٹ: یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہیے کہ ہمارے ملک میں توہین صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے واقعات جو کثرت سے ہو رہے ہیں، اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اکثر مقامات پر گستاخوں کو حکمران کی سزا کے بغیر ہی معاف کر دیا جاتا ہے۔ گستاخانِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ٹولہ تقیہ باز ہے۔ انہیں معافی مانگنے میں کوئی دیر نہیں لگتی۔ لیکن جب وہ سزا سے بچ جاتے ہیں تو وہ دوبارہ یہی بکواس شروع کر دیتے ہیں۔ جب بادشاہ کے لیے سزا کے سوا اس کو معاف کرنا جائز نہیں تو کسی محلے یا تنظیم کے لوگ اسے کیسے معاف کر سکتے ہیں؟

11: حضرت امام تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ اپنا فتویٰ ذکر کرتے ہیں:

أمّا مَن سَبَّ أحدًا من الصحابة؛ فهو فاسقٌ ومُبتَدِعٌ بالإجماع، إلّا إذا اعتقد أنّه مُباح، أو يترتَّبُ عليه ثوابٌ كما عليه بعضُ الشِّيعة، أو اعتقد كُفرَ الصحابة، فإنّه كافرٌ بالإجماع.

(السیف المسلول علی من سب الرسول ﷺ للسبکی، باب ثانی: حکم ساب احد الصحابہ رضی اللہ عنہم، صفحہ: دار الکتب العلمیہ بیروت)

بہر حال جس شخص نے بھی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کسی بھی صحابی رضی اللہ عنہ کو گالی دی، وہ بالاجماع فاسق اور بدعقیدہ ہے۔ لیکن اگر وہ بد بخت یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کسی کو گالی دینا جائز ہے یا اس کام سے ثواب ملتا ہے جس طرح کہ بعض روافض کا نظریہ ہے یا وہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کسی کے کفر کا عقیدہ رکھے تو ایسا شخص بالاجماع کافر ہے۔

خلاصہ فتویٰ

کیونکہ اقبال شاہ نامی شخص کا کیس زیر سماعت ہے تو وہ وکلاء اور ججز کی شرعی رہنمائی کے لیے یہ فتویٰ لکھا گیا ہے۔

اقبال شاہ نامی شخص نے جن آیات سے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف جھوٹا استدلال کیا، وہ آیات حقیقت میں

جن کے بارے میں نازل ہوئی تھیں، جن الفاظ سے ان کی مذمت کی گئی، اقبال شاہ نے ان سب الزامات کو حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر فٹ کیا۔ بعض الفاظ اس نے اپنی طرف سے واضح طور پر بولے اور بعض الفاظ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر وہ آیات فٹ کرنے کی وجہ سے اس کو لازم آئے۔

ضروری تنبیہ: شفاء شریف کی روشنی میں جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو گالی دینے کی دو قسمیں ہیں:

1: کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گمراہ یا کافر سمجھنا

2: کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایسی گالی دینا جیسے لوگ آپس میں جھگڑتے ہوئے ایک دوسرے کو گالی دیتے ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو پہلی قسم کی گالی دینے والے کی سزا موت ہے۔ جبکہ دوسری قسم کی گالی دینے والے کی سزا کوڑے ہیں۔ جو اسی سے کم کم جتنے بھی حاکم تعزیر کے طور پر لگا دے۔

اقبال شاہ نامی شخص کے کلپ کے اندر جو اس کی گستاخانہ اور مجرمانہ گفتگو ہے۔ فتویٰ کے آغاز میں اس کا تفصیلاً ذکر ہو چکا ہے۔ اس کے بہت سے جرائم ہیں جن پر اسے علیحدہ علیحدہ سزا ملنی چاہیے۔ لیکن حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لحاظ سے معاذ اللہ ثم معاذ اللہ، "لعنتی، فسادی، جہنمی، عہدِ خداوندی کو توڑنے والا، قرآن چھپانے والا اور ان کی خلافت کو بدمعاشی کی حکومت کہنے والا اور دیگر ہزاروں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو فسادی اور لعنتی" کہنے والا یہ شخص پہلی قسم کی گالی کا مرتکب ہوا جس کی سزا شفاء شریف اور مکتوبات شریف وغیرہ میں سزائے موت بیان کی گئی ہے۔ اور اس کی گالیاں جس نوعیت کی ہیں، وہ قرآن کے بطلان اور اسلام کے بطلان اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ تک پہنچنے والا معاملہ ہے۔ جیسا کہ پہلے تفصیل بیان کی جا چکی ہے۔ چنانچہ سزائے موت سے کم اس کی سزا نہیں ہے۔ اگر کوئی دھاندلی کرتے ہوئے اس کی گالیوں کو دوسری قسم کی گالیوں میں شمار کرتا ہے تو پھر بھی مذکورہ فتاویٰ کی روشنی میں اسے کوڑوں کی سزا ضرور ملے گی وہ بھی اس شرط پر کہ کوڑے لگنے کے بعد وہ ان گالیوں سے حکمران کے سامنے صدقِ دل سے توبہ کرے ورنہ اسے تاحیات قید میں ڈالا جائے۔

ھذا ما عندی واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

دستخط: محمد اشرف آصف جلالی

مفتی ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی
پرنسپل مرکز صراطِ مستقیم تاج باغ نمبر III لاہور